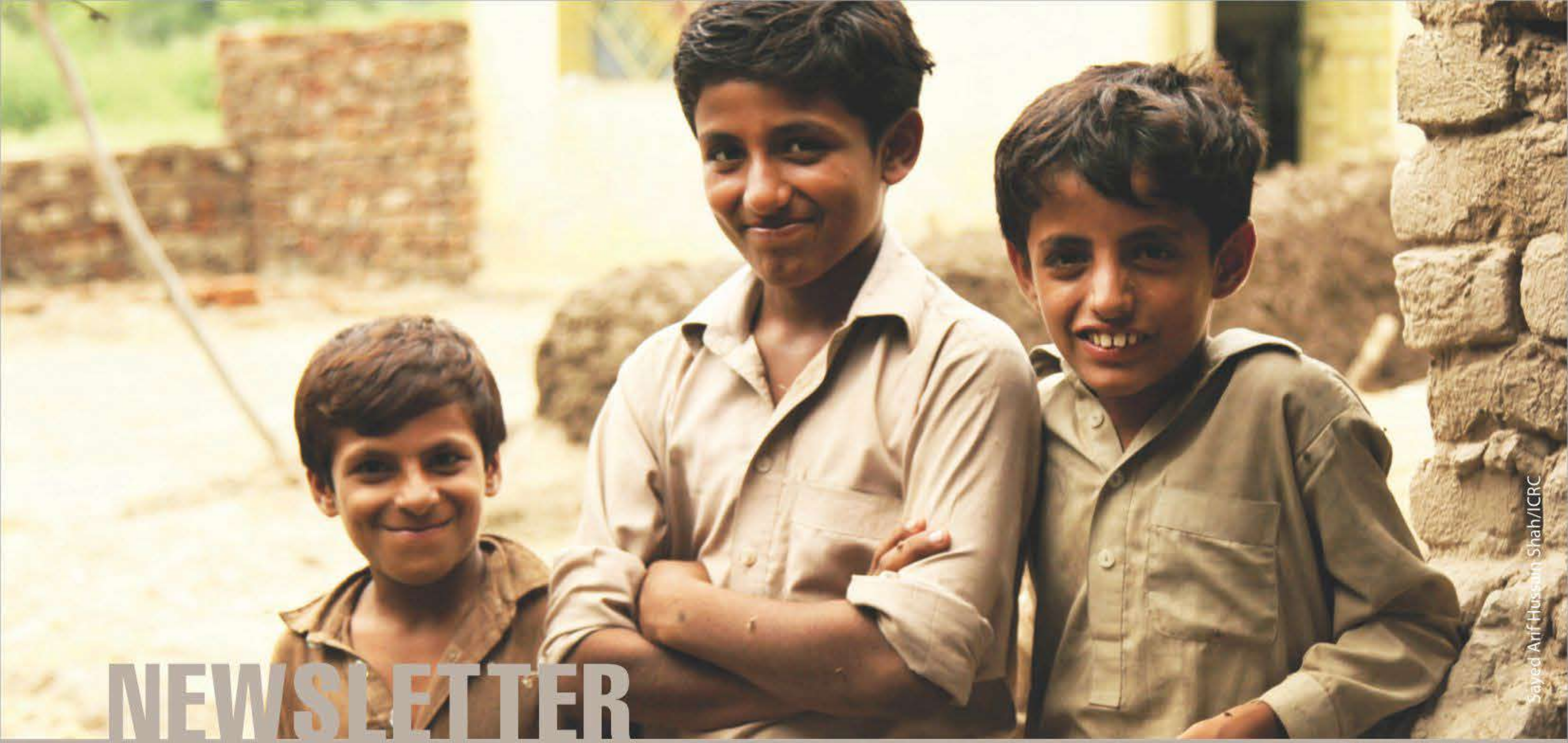

Sayed Arif Hussain Shah/ICRC

NEWSLETTER

March 2017

ICRC PAKISTAN

Dear Readers,

I am glad to share with you the fourth edition of the ICRC Pakistan newsletter. This newsletter aims to keep you informed about our various activities in Pakistan, the wonderful people and organizations we work with and last but not the least, the people we work for.

The approach of ICRC in Pakistan is to contribute to the building of in-country capacity and expertise, in order to address the humanitarian challenges that so many face. We are doing so by joining hands with credible and committed local organizations and individuals - public and private - in order to achieve impact which is sustainable and result oriented. In Particular we partner with some leading organizations and institutes of Pakistan in the fields of health, physical rehabilitation, forensics and promotion of international humanitarian law.

Another prominent feature of our methodology in Pakistan is the focus on transfer of knowledge and bringing together local and global expertise in a bid to reach excellence – be it in the provision of physical rehabilitation services or dignified management of mortal remains or addressing violence against healthcare.

At present, the ICRC in Pakistan is dedicating huge efforts and resources in organizing trainings in the fields of surgical treatment of weapon-wounded patients, mass casualty response in hospitals, de-escalation of violence in healthcare settings, management of mortal remains in disasters and emergencies, community based first aid and promoting safe behaviours in areas affected by mines and other unexploded ordnance or other explosive materials. Additionally, we run an extensive training program for armed forces, police and academic circles on international humanitarian law and human rights laws.

It is worth mentioning here that the start of 2017 brought us a great joy, happiness and contentment when seven Pakistanis,

قارئین کرام،

میں آئی سی آرسی نیوزلیٹر کی چوتھی اشاعت آپ کی خدمت میں پیش کرنے پر بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ اس نیوزلیٹر کا مقصد پاکستان میں ہماری مختلف سرگرمیوں کے متعلق آگاہی فراہم کرنا اوران نایاب لوگوں اوراداروں کے بارے میں مطلع کرنا ہے جن کے ساتھ ہم مل کرکام کرتے ہیں اورسب سے بڑھ کران افراد کے متعلق بات کرنا ہے جن کے لیے ہم کام کرتے ہیں۔

آئی سی آرسی پاکستانی عوام کے مسائل میں کمی لانے کے غرض سے ملک کے اندر موجود افراد کی صلاحیت اورمہارت میں بہتری لانے کے لیے دن رات کوشاں ہے۔ پائیداراورنتیجہ خیز اثرات کے حصول کے لیے یہ کام ہم پرعزم افراداورمعتبر مقامی، سرکاری وغیر سرکاری اداروں کے ساتھ مل کرکر رہے ہیں۔ان میں بالخصوص پاکستان کے وہ معروف ادارے شامل ہیں جوصحت، جسمانی بحالی، فرانزکس اوربین الاقوامی قانونِ انسانیت کے شعبوں میں کام کرر ہے ہیں۔خواہ معاملہ جسمانی بحالی کے شعبے میں خدمات فراہم کرنے کا ہو یا لاشوں کی بااحترام تدفین کا یا پھر شعبہ صحت سے وابسطہ عملے کے خلاف تشدد کا، پاکستان میں ہمارے کام کے طریقہ کار کا ایک اورنمایاں پہلو یہ بھی ہے کہ ہم مقامی وعالمی مہارت کو یکجا کر کے معلومات کی منتقلی کو یقینی بنانے پر توجہ دیتے ہیں۔ فی الوقت، آئی سی آرسی پاکستان میں ہتھیاروں سے زخمی ہونے والے افراد کے سرجیکل ٹریٹمنٹ کے لیے تربیتی پروگراموں کا بڑے پیمانے پر انعقاد کررہی ہے۔اس کے علاوہ ہسپتالوں میں بڑی تعداد میں زخمی افراد کے آنے کی صورت میں جوابی کاروائی، صحت کی سہولیات مہیا کرنے والے اداروں میں تشدد کے واقعات کی روک تھام، قدرتی آفات ودیگر حادثات کے دوران مردہ افراداوران کی باقیات کی تدفین کے عمل کو منظم کرنے، مقامی سطح پر ابتدائی طبی امداد کی فراہمی اور بارودی سرنگوں ودیگر دھما کہ خیز مواد سے متاثرہ علاقوں میں محفوظ طرزعمل کو فروغ دینے جیسے معاملات پر بھی آئی سی آرسی بھر پور وسائل فراہم کر رہی ہے۔مزید برآں، ہم مسلح افواج، پولیس اور تعلیمی حلقوں سے وابستہ افراد کے لیے بین الاقوامی قانون انسانیت اورانسانی حقوق کے قوانین کے تربیتی پروگراموں کا وسیع پیمانے پر انعقاد کرتے ہیں۔

ICRC

who were detained in Yemen, were repatriated from Yemen after more than a decade. The sight of their family members hugging their loved ones with tearful eyes outside the Islamabad airport is something I will cherish for a long time. The ICRC facilitated the repatriation of these Pakistani fishermen upon the request of the Ministry of Foreign Affairs, Government of Pakistan. Moments like this renew the motivation of me and my team to fulfil our mandate and serve humanity each and every day. At the end, I wish the year 2017 brings peace and happiness for Pakistan. Take care of yourselves and the people around you.

Reto Stocker,
Head of Delegation,
ICRC Pakistan

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ 2017 کے آغاز میں آئی سی آر سی کی کوششوں سے یمن میں گرفتار سات پاکستانیوں کی دس سال بعد وطن واپسی ممکن ہونے کی خبر ادارے کے لیے مسرت کا باعث بنی۔ اسلام آباد ائرپورٹ کے باہر رشتہ داروں کا خوشی کے آنسوؤں کے ساتھ ان کا استقبال کرنا مجھے ہمیشہ یاد رہے گا۔ آئی سی آر سی نے حکومت پاکستان کی وزارت خارجہ امور کی درخواست پر ان پاکستانی ماہی گیروں کی واپسی کے لیے معاونت کی۔ اس طرح کے لمحات میری اور میری ٹیم کو ایک نیا حوصلہ بخشتے ہیں اور ہمیں اپنے مینڈیٹ یعنی ہر روز انسانیت کی خدمت میں مدد فراہم کرتے ہیں ۔ میں اس دعا کے ساتھ اختتام کرنا چاہوں گا کہ ۲۰۱۷ پاکستان کے لیے امن اور خوشی کا سال ثابت ہو۔ اپنا اور اپنے آس پاس کے لوگوں کا خیال رکھیئے گا۔

ریٹو سٹاکر
سربراہ آئی سی آر سی پاکستان

IN CONVERSATION WITH RAFIA QASEEM BAIG

رافعہ قاسم بیگ سے بات چیت

Rafia is working as a member of the Bomb Disposal Unit (BDU) of KP Police. She has broken new ground in this otherwise male dominated profession and became the first ever woman of Pakistan joining the BDU. Rafia has two Masters degrees — in economics and international relations. Following her footsteps more women have since joined the BDU. The ICRC works closely with BDU as part of its program on community based risk education related to mines and unexploded ordnance.

رافعہ بم ڈسپوزل یونٹ (بی ڈی یو) کی ایک رکن ہیں۔ وہ بم ڈسپوزل یونٹ میں (جہاں پاکستان میں عام تصور میں صرف مرد حضرات ہی کام کرتے ہیں) شامل ہونے والی پہلی خاتون ہیں اور یوں انہیں نئی تاریخ رقم کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔ رافعہ نے معاشیات اور بین الاقوامی تعلقات میں ماسٹرز کی ڈگریاں حاصل کر رکھی ہیں۔ ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مزید خواتین نے بھی بی ڈی یو میں شمولیت اختیار کی۔ آسی آر سی اپنے کمیونٹی بیسڈ رسک ایجوکیشن پروگرام کے سلسلے میں بی ڈی یو کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہے۔ پروگرام کا مقصد بارودی سرنگوں اور غیر تباہ شدہ دھماکہ خیز مواد کے متعلق آگاہی فراہم کرنا ہے۔

When and how did you join KP Police?

I joined KP police on 17th December 2009, when militancy was at its peak. At that time KP police force needed more manpower as many precious lives of police officials and civilians were lost in security incidents. There were openings for positions of constable where I applied. I successfully passed all the recruitment tests and was appointed as constable.

What inspired you to be part of BDU team?

One day, I was going to hospital with my mother and on the way I witnessed a huge blast near session courts in Peshawar in which several people including civilians and police officials were killed. My mother got scared and asked me to resign from police but I was determined to work as police officer for my country. After that incident, I heard the great stories of some of the bravest officials of the BDU like Hukam Khan, Abdul Raziq Tiger and Zahid. Inspired, that was the time when I decided to join BDU without any second thought.

How difficult was it to stand against all the odds and join BDU?

It was extremely difficult to stand against all the customs and norms of our society for shattering the stigma of female joining the BDU. Secondly, there was no example of any female BDU member before. But I think when you have guts to take risks then there is nothing which can stop you achieving your goals. I always follow this quote which says that people will always throw stones on you, it depends whether you make a wall of difficulties or a bridge towards success with those stones.

آپ نے خیبر پختونخوا پولیس میں کب اور کیسے شمولیت اختیار کی؟

میں نے 17 دسمبر 2009 میں کے پی پولیس میں شمولیت اختیار کی جب عسکریت پسندی ملک میں عروج پر تھی۔ اس وقت خیبر پختونخوا پولیس کو مزید نفری کی ضرورت تھی کیونکہ آئے دن ہونے والے دہشتگردی کے واقعات کی وجہ سے عوام اور پولیس اہلکاروں کی کئی قیمتی جانوں کا نقصان ہو رہا تھا۔ جب کانسٹیبل کی نوکریاں کھلیں تو میں نے درخواست جمع کروائی اور تمام ٹیسٹ پاس کرنے کے بعد میری تقرری ہوئی۔

آپ کو بی ڈی یو میں شمولیت کا شوق کیسے پیدا ہوا؟

ایک دن میں اپنی والدہ کے ساتھ ہسپتال جا رہی تھی جب اچانک پشاور کے سیشن کورٹس کے پاس بہت بڑا دھماکہ ہوا۔ دھماکے کی وجہ سے کئی شہری اور پولیس اہلکار مارے گئے۔ میری والدہ گھبرا گئیں اور مجھے پولیس کی نوکری چھوڑنے کو کہا لیکن میں پولیس کی نوکری کرتے ہوئے اپنے ملک کی خدمت کرنا چاہتی تھی۔ واقعہ کے بعد میں نے بی ڈی یو سے وابستہ کئی دلیر عہدیداروں کی کہانیاں سنیں۔ ان میں حکم خان، عبدالرازق ٹائیگر اور زاہد کے نام شامل تھے۔ اسی وقت کوئی دوسری بات سوچے بنا میں نے بی ڈی یو میں جانے کا فیصلہ کیا۔

درپیش مشکلات کی رو میں بی ڈی یو میں شمولیت کتنا مشکل تھا؟

معاشرے کے اقدار اور رسم و رواج کے خلاف جا کر بی ڈی یو میں شمولیت انتہائی مشکل کام تھا۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس سے پہلے بی ڈی یو میں کسی اور خاتون نے کام نہیں کیا تھا لیکن جب آپ

As a woman, did you ever thought of quitting Police job?

No, I never thought of quitting my job for a moment. I feel proud of my department and its officials, and wish that I could serve in police till the last breath of my life as this department gave me a lot of respect and prestige being a woman.

How did you manage to compose your self during high risk incidents and witnessing the pain of victims?

It's part of our training that we have to control our nerves and be stronger, during that time I only think about saving people's life as much as we can in short period of time. In an emergency period we usually don't have time to focus on anything except life safety as this is our core responsibility.

ICRC signed a framework agreement with KP Police to support them in specific domain of first aid, public order management and safe disposal of unexploded ordnances.

What steps do you think government can take to improve BDU?

The government should focus more on capacity building of BDU staff and also give them exposure to international standards and new technologies to deal with explosives. As exposure to new technologies is the need of the country to make it safer.

How do you foresee the future of young ladies in Police and BDU?

I foresee a bright future for ladies in Police and especially BDU as the staff of the department is supportive and they understand the role of females in making Pakistan safer. Since Pakistan is among the fastest developing countries so the role of females cannot be neglected in any field for competing with the world.

میں خطرہ مول لینے کی ہمت ہو تو کامیابی آپ کے قدم ضرور چومتی ہے۔ میں اس کہاوت پر ہمیشہ عمل کرتی ہوں کہ لوگ ہمیشہ آپ کی طرف پتھر پھینکتے ہیں لیکن یہ آپ پر ہے کہ آپ انہیں اپنے لیے مشکلات کی دیوار بنانے میں استعمال کریں یا پھر کامیابی کی راہ پر جانے والے پل بنانے میں۔

بحیثیت عورت، کیا پولیس کی نوکری چھوڑنے کا خیال کبھی آپ کے ذہن میں آیا ہے؟

نہیں، میں نے کبھی ایک لمحے کے لیے بھی ایسا نہیں سوچا۔ مجھے اپنے ڈیپارٹمنٹ اور اس میں کام کرنے والے افسران پر فخر ہے۔ مجھے اس ڈیپڈمنٹ کی نوکری کی وجہ سے اتنی عزت اور مرتبہ ملا ہے کہ میں آخری سانس تک اس ڈیپارٹمنٹ کی خدمت کرنا چاہتی ہوں۔

آئی سی آرسی نے خیبر پختونخوا پولیس کے ساتھ فریم ورک معاہدے پر دستخط کئے۔ معاہدے کے تحت آئی سی آرسی کے پی پولیس کو ابتدائی طبی امداد، پبلک آرڈر کے انتظامات اور غیر تباہ شدہ دھماکہ خیز مواد کو محفوظ طریقوں سے تلف کرنے جیسے مسائل پر مدد فراہم کرے گی۔

حد درجہ خطرناک تجربات اور مظلوم افراد کی تکالیف دیکھ کر آپ کس طرح اپنے جذبات کو قابوں میں رکھتی ہیں؟

نفسیاتی طور پر خود کو مضبوط رکھنا ہماری ٹریننگ کا حصہ ہے۔ حادثے کے وقت میں صرف کم از کم وقت میں زیادہ سے زیادہ زندگیاں بچانے کے بارے میں سوچتی ہوں۔ ہنگامی حالات کے دوران عام طور پر ہماری ساری توجہ انسانی زندگیوں کی حفاظت پر مرکوز ہوتی ہے اور یہ ہماری بنیادی ذمہ داری بھی ہے۔

آپ کے خیال میں بی ڈی یو میں مزید بہتری لانے کے لیے حکومت کو کیا اقدامات اٹھانے چاہیے؟

حکومت کو چاہیے کہ بی ڈی یو عملے کی صلاحیت کو بڑھانے کے لیے کام کرے اور دھماکہ خیز مواد کو ناکارہ بنانے کی جدید ٹیکنالوجی اور بین الاقوامی معیار سے متعارف کروائے۔ میرے خیال میں جدید ٹیکنالوجی ملک کو محفوظ تر بنانے میں وقت کی ضرورت بھی ہے۔

آپ پولیس اور بی ڈی یو میں نوجوان خواتین کے مستقبل کو کس طرح دیکھتی ہیں؟

مجھے پولیس اور بالخصوص بی ڈی یو میں نوجوان خواتین کا مستقبل بہت روشن نظر آتا ہے کیونکہ بی ڈی یو کا عملہ پاکستان کو محفوظ بنانے میں خواتین کے کردار کی اہمیت کو بخوبی سمجھتا ہے۔ پاکستان دنیا کے ان ممالک میں سے ہے جو کہ تیزی سے ترقی کر رہے ہیں لہٰذا دنیا سے مقابلہ کرنے کے لیے کسی بھی شعبے میں خواتین کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

REVISION OF POLICE MANUAL HANDBOOK ON USE OF FORCE

The National Police Bureau, the ICRC and the Research Society of International Law launched a revised version of the publication 'Frequently Applied Police Laws & Criminal Procedures'. The Manual includes all police procedures and laws relevant to law enforcement agencies. The manual also contains sections on the use of force and preventive detention. This manual will go a long way to ensuring compliance with human rights and humanitarian laws while conducting law enforcement operations by police in Pakistan. Officials of the National Police Bureau resolved to take the awareness and training of police forces on this manual down to the police station level.

پولیس کے لیے طاقت کے استعمال پر رہنما کتابچے کی نظرثانی

نیشنل پولیس بیورو، آئی سی آرسی اور ریسرچ سوسائٹی آف انٹرنیشنل لاء نے مل کر **'Frequently Applied Police Laws & Criminal Procedures'** کے عنوان سے موجود کتابچہ کی نظرثانی کے بعد اشاعت کی۔ اس کتابچہ میں پولیس کے طریقہ کار اور قانون نافذ کرنے والے اداروں سے متعلقہ تمام قوانین شامل ہیں۔ کتابچہ میں طاقت کے استعمال اور امتناعی نظربندی کے متعلق بھی معلومات موجود ہیں۔ یہ کتابچہ پاکستان میں پولیس کی قانون کے نفاذ کے غرض سے کی جانے والی کاروائیوں کے دوران قانونِ انسانیت اور انسانی حقوق کے قوانین کی خلاف ورزی کی روک تھام میں اہم کردار ادا کرے گا۔ نیشنل پولیس بیورو کے عہدداران نے بھی اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ کتابچہ سے حاصل ہونے والی معلومات اور آگاہی کو پولیس سٹیشن کی سطح تک منتقل کیا جائے گا۔

PROMOTING CRICKETING ACTIVITIES AMONG PEOPLE WITH DISABILITIES

In line with its efforts to promote social inclusion of people with physical disabilities, the ICRC continued promoting sporting activities in 2016, notably cricket. The ICRC is collaborating with Pakistan Disabled Cricket Association (PDCA) to promote cricket among players with physical disabilities. The year 2016 saw two major milestones. First was the organization of 5th ICRC National Disabled Cricket Championship in Karachi which was attended by 16 teams from regions across Pakistan. The championship was opened with a grand ceremony on the occasion of Pakistan's Independence Day and attended by more than 250 players with physical disabilities from across the country. For the second consecutive year, the team from Multan won the title of national champions. The final match was live telecasted on Geo Super. Cash prizes and other gifts including five motorbikes were distributed among the teams and players who showed distinction in bowling, batting and fielding.

The second milestone was the victory of Team Pakistan of the ICC Academy Physically Disabled T20 Tournament in Dubai. It was a three nation tournament with teams from England, Bangladesh and Pakistan. Team Pakistan won the final by defeating England. ICRC supported the squads from Pakistan and Bangladesh to attend the tournament in Dubai. Upon their return, acknowledging the wonderful performance of the team, the Pakistan Cricket Board (PCB) organized a reception in the honour of winning squad at their headquarters in Lahore. Acknowledgement and appreciation from the PCB was a dream come true for both the PDCA and the players.

معذوری سے متاثرہ افراد کے لیے کرکٹ کی سرگرمیوں میں فروغ

کھیلوں بالخصوص کرکٹ کے ذریعے معذوری سے متاثرہ افراد کی سماجی دھارے میں شمولیت کے فروغ کے لئے آئی سی آرسی نے اپنی کوشش کو 2016 میں بھی جاری رکھا۔ جسمانی معذوری سے متاثرہ افراد میں کرکٹ کے فروغ کے لیے آئی سی آرسی اور Pakistan Disabled Cricket Association (PDCA) مل کر کام کر رہی ہیں۔ اسی ضمن میں 2016 میں دو اہم سنگ میل طے کیے گئے۔ پانچویں ICRC National Disabled Cricket Championship کا انعقاد کراچی میں کیا گیا جس میں پورے پاکستان سے 16 ٹیموں نے شرکت کی۔ چیمپئن شپ کی عظیم الشان تقریب کا آغاز پاکستان کے یوم آزادی پر کیا گیا اور اس میں پورے ملک سے 250 سے زیادہ کھلاڑیوں نے شرکت کی۔ مسلسل دوسرے سال ملتان کی ٹیم نے ٹائٹل اپنے نام کیا۔ یہ میچ جیو سپر پر براہِ راست نشر کیا گیا۔ چیمپئن شپ کے اختتام پر بیٹنگ، باولنگ اور فیلڈنگ کے شعبوں میں بہترین کارکردگی دکھانے والے کھلاڑیوں میں مختلف تحائف اور نقد انعمات تقسیم کیے گئے۔

دوسرا اہم سنگ میل پاکستانی ٹیم کا دبئی میں ICC Academy Physically Disabled T20 Tournament جیتنا تھا۔ اس سہ فریقی ٹورنامنٹ میں پاکستان کے علاوہ بنگلہ دیش اور انگلستان کی ٹیمیں بھی شامل تھیں۔ پاکستان نے فائنل میں انگلستان کو شکست دے کر فتح حاصل کی۔ آئی سی آرسی نے پاکستان اور بنگلہ دیش کی ٹیموں کی شرکت میں مالی مدد فراہم کی۔ ملک واپسی پر، ٹیم کی شاندار کارکردگی کے اعتراف میں پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) نے کھلاڑیوں کے اعزاز میں لاہور میں موجود اپنے ہیڈ کواٹر میں استقبالیہ دیا۔ پی سی بی سے ملنے والی پزیرائی کی وجہ سے کھلاڑیوں اور PDCA کا ایک خواب حقیقت بنا۔

Physical Rehabilitation Program (July-December 2016)

- More than 16,000 patients have been treated including 700 children in the 19 ICRC supported centres in Baluchistan, Punjab, KP and Pakistan-administered Kashmir.
- The ICRC continued to promote the social reintegration of children with disabilities. 130 disabled children from FATA, KP and Pakistan-Administered Kashmir are being supported with their education.
- 09 persons with disabilities benefitted from a livelihood program supported by ICRC. 11 amputee children were consulted by orthopaedic surgeon, 05 of them underwent corrective surgery. Social inclusion camps and sports days were sponsored for some disabled children of FATA, KP and Pakistan-administered Kashmir.
- World disability day was celebrated on 3 December in all 19 ICRC supported centres.

جسمانی بحالی کا پروگرام (جولائی تا دسمبر 2016)

* آئی سی آرسی کے تعاون سے بلوچستان، پنجاب، کے پی اور پاکستان کے زیرِ انتظام کشمیر میں موجود 19 مراکز میں 16,000 سے زائد افراد کو علاج کی سہولت فراہم کی گئی جن میں 700 سے زائد بچے بھی شامل تھے۔
* آئی سی آرسی نے معذور بچوں کی معاشرے میں شمولیت کو یقینی بنانے کا کام جاری رکھا۔ فاٹا، کے پی اور پاکستان کے زیرِ انتظام کشمیر میں 130 بچوں کو تعلیم حاصل کرنے میں مدد فراہم کی جا رہی ہے۔
* آئی سی آرسی کے ذریعہ معاش پروگرام سے 9 معذور افراد کو فائدہ حاصل ہوا۔ معذور بچوں کو آرتھوپیڈک سرجن سے مشاورت فراہم کروائی گئی۔ ان میں سے 5 کی اصلاحی سرجری کی گئی۔ مزید برآں فاٹا، کے پی اور پاکستان کے زیرِ انتظام کشمیر میں سوشل انکلوژن کیمپس اور کھیلوں کے دن کے انعقاد کے لیے معاونت فراہم کی گئی۔
* آئی سی آرسی کی مدد سے کام کرنے والے 19 مراکز میں 3 دسمبر کو معذوری کا عالمی دن منایا گیا۔

Health

- In collaboration with PRC, the ICRC provided 27,613 consultations to patients at TDP Camp, Baka Khel, Bannu.
- The ICRC supported the PRC to provide consultations to 5,547 patients at Primary Healthcare Center, Torkham.
- 02 sessions of University Module titled `Clinical Management of Weapon Wounded Patients` designed for post graduate trainees in Surgery and allied fields were conducted. The Courses were accredited for 30 CME hours each
- 02 Emergency Room Trauma Courses (ERTC) were conducted. The Courses were accredited for 15 CME hours through Dow University of Health Sciences Karachi and Khyber Teaching University, Peshawar.
- 1,466 individuals from ICRC partner organisations, including journalists, security forces, students and others, were trained on basic and advanced First Aid principles.
- Structural and managerial support to Lady Reading Hospital, Peshawar continued.
- ICRC support to Jamrud hospital started in October 2016. Renovation work for the Emergency Department has been completed and installation of medical equipment is in process.

صحت

* پاکستان ہلال احمر کے تعاون سے آئی سی آر سی نے بنوں میں بکاخیل ٹی ڈی پی کیمپ میں موجود 27,613 مریضوں کو طبّی مشاورت فراہم کی۔
* آئی سی آر سی کی مدد سے ہلال احمر پاکستان نے طورخم میں بنیادی مرکزِ صحت میں 5,547 مریضوں کو طبّی مشاورت فراہم کی۔
* ''کلینکل مینجمنٹ آف ویپن وونڈڈ پیشنٹس'' کے عنوان سے یونیورسٹی نصاب کے دو سیشنز کروائے گئے۔ یہ نصاب سرجری اور منسلک شعبہ جات کے پوسٹ گریجویشن کے طلبا کے لیے تیار کیا گیا ہے اور 30 CME hours کے لیے تسلیم شدہ ہے۔
* دو ایمرجنسی روم ٹراما کورسز کا بھی انعقاد کیا گیا جن کو ڈاؤ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کراچی اور خیبر ٹیچنگ یونیورسٹی پشاور نے 15 CME hours کے لیے تسلیم کیا۔
* آئی سی آر سی کے شراکت دار اداروں میں صحافی، سکیورٹی فورسز طلباء اور دیگر افراد پر مشتمل 1,466 افراد کو بنیادی اور اعلی درجے کی ابتدائی طبی ءامداد کی ٹریننگ دی گئی۔
* لیڈی ریڈنگ ہسپتال، پشاور کے لیے ساختی اور انتظامی مدد جاری رکھی گئی۔
* آئی سی آر سی نے اکتوبر 2016 میں جمرود ہسپتال کی مدد شروع کی۔ شعبہ حادثات میں مرمت کا کام مکمل ہو چکا ہے اور طبی سامان کی تنصیب جاری ہے۔

Rabia Tabassum/ICRC

Aezaz-Ur-Rehman/ICRC

Sayed Arif Hussain Shah/ICRC

LAUDABLE ASSOCIATION WITH LADY READING HOSPITAL

Lady Reading Hospital (LRH) in Peshawar is the largest hospital of Khyber Pakhtunkhwa. It has also the largest Accident and Emergency department in the province and thousands of patients visit every day for treatment. The hospital has been designated as the main referral hospital for more than 25 district hospitals of KP and all FATA hospitals for emergency healthcare.

The ICRC is supporting the LRH to promote patient-centred care delivery by a well-functioning Accident and Emergency department and strengthening the capacities across the clinical care by medical teams. The objective of this collaboration is to ensure that wounded and sick patients referred to the hospital from various district hospitals of KP and FATA benefit from quality hospital care with functional infrastructure, proper resources and skilled staff providing treatment in line with international standards.

Felicity Machoka, the ICRC LRH Project manager said "The collaboration between ICRC and LRH has been a significant step to development of evidence-based skills and knowledge in the Accident and Emergency department through trainings like Emergency Room Trauma Course, Management of Weapon Wounded course and First Aid."

لیڈی ریڈنگ ہسپتال کے ساتھ قابلِ ستائش اشتراک

لیڈی ریڈنگ ہسپتال خیبر پختونخوا کا سب سے بڑا ہسپتال ہے۔ ہسپتال کا شعبہ حادثات بھی پورے صوبے میں سب سے بڑا ہے اور یہاں ہر روز ہزاروں کی تعداد میں مریض علاج کے لیے آتے ہیں۔ یہ ہسپتال صوبے اور فاٹا کے 25 سے زائد ضلعی ہسپتالوں اور ہنگامی صورت حال سے نمٹنے کے لیے بطور ریفیرل ہسپتال نامزد کیا گیا ہے۔

آئی سی آر سی لیڈی ریڈنگ ہسپتال کی معاونت کر رہی ہے تا کہ اس کے شعبہ حادثات میں مریضوں تک بہترین سہولیات کی ترسیل کے تصور کو فروغ دیا جا سکے۔ اسکے علاوہ میڈیکل ٹیمز کی صلاحیت کو مضبوط کرنے پر بھی کام کیا جا رہا ہے تا کہ طبّی نگہداشت کو مزید بہتر بنایا جا سکے۔ اس تعاون کا مقصد صوبے اور فاٹا کے مختلف علاقوں سے آنے والے بیماروں اور زخمیوں کو بین الاقوامی معیار کے مطابق طبّی سہولیات فراہم کرنا ہے۔ اس منصوبے کے پراجیکٹ منیجر، فلیسٹی مچوکا نے کہا کہ، ''آئی سی آر سی اور لیڈی ریڈنگ اسپتال کے درمیان تعاون ایمرجنسی روم ٹراما، ہتھیاروں سے زخمی ہونے والے افراد کے علاج اور ابتدائی طبّی امداد جیسی تربیتوں میں شواہد کی بنیاد پر شعبہ حادثات میں علم اور مہارتوں کے فروغ کی طرف ایک اہم قدم ہے۔''

Dr. Arshad Javed, Dean of the hospital, stated that this partnership has been proving very useful. "Who can say quantitatively how many lives were saved as a result of the ICRC training but I can certainly see its benefits in the form of efficiency and improvement of skills in our medical staff and foreseeing its benefits in the longer run".

Mukhtiar Zaman, Medical Director of the hospital said that the ICRC support in infection control, medical equipment maintenance, and hygiene and inventory management improved the quality of care for patients. The ICRC is also working closely with the nursing department of the hospital. Director Nursing LRH, Shaheen Ghani, said that the ICRC support to nursing is vital. "ICRC has helped us establish training lab and organizing basic life support training twice every week with particular focus on strengthening their leadership and management skills. Soon we will be collaborating with the ICRC to train nurses on infection control, intravenous therapy and other essential nursing skills."

ہسپتال کے ڈین ڈاکٹر ارشد جاوید نے بتایا کہ یہ شراکت بہت ہی مفید ثابت ہوئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ، "یہ بتانا تو مشکل ہے کہ اب تک آئی سی آرسی کی ٹریننگز کی وجہ سے کتنی زندگیاں بچ چکی ہوں گی لیکن مجھے ہمارے سٹاف کی صلاحیت اور کارکردگی میں نمایاں بہتری نظر آرہی ہے اور مجھے آگے آنے والے دنوں میں بھی مزید بہتری دکھائی دیتی ہے۔"

لیڈی ریڈنگ ہسپتال کے میڈیکل ڈائریکٹر، مختار زمان کا کہنا تھا کہ آئی سی آرسی کی فراہم کردہ مدد کی وجہ سے موذی امراض کی روک تھام، حفظانِ صحت، انوینٹری مینجمنٹ اور میڈیکل سامان کی دیکھ بھال جیسے معاملات بہتر ہوئے جس کی وجہ سے مریضوں تک خدمات کی فراہمی میں مجموعی طور پر بہتری آئی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ آئی سی آرسی ہسپتال کے نرسنگ کے شعبہ کے ساتھ بھی کام کر رہا ہے۔

ہسپتال کی ڈائریکٹر نرسنگ، شاہین غنی، نے بتایا کہ نرسنگ کے شعبہ کے لیے آئی سی آرسی کی امداد انتہائی اہم ہے۔ اُن کا کہنا تھا کہ "آئی سی آرسی نے ٹریننگ لیب کے قیام اور سٹاف میں قیادت کی صلاحیت اور انتظامی امور میں بہتری لانے کے لیے بیسیک لائف سپورٹ ٹریننگ کے انتظام میں ہماری مدد کی جس کا انعقاد ہفتے میں دو مرتبہ ہوتا ہے۔ بہت جلد ہم موذی امراض کی روک تھام، انٹراوینس تھراپی اور نرسنگ کی دیگر ضروری ٹریننگز میں بھی آئی سی آرسی سے معاونت لیں گے۔"

Sayed Arif Hussain Shah/ICRC

SEVEN STRANDED PAKISTANIS REPATRIATED FROM YEMEN

On 11 February 2017, seven Pakistanis were repatriated from Yemen and reunited with their families in Pakistan. The ICRC facilitated their return on the request of the Ministry of Foreign Affairs, Government of Pakistan. *"We just cannot find words to express our joy and emotions on this occasion. I feared for his life as we were hearing worrying news coming from Yemen"*, said Asghar Ali, the brother of one of the repatriated Pakistanis. Similar joyous remarks were uttered by Miran Baloch, after reuniting with his uncle. *"I thank God that my uncle is finally back after so many years. This is a time for happiness and not to remember the agony of all those years. I will not let him go away again"*.

The seven Pakistani fishermen, who had crossed international waters, were released from Sana'a Central Prison, where the ICRC first visited them in April 2016 as part of its routine detention visits in Yemen. *"The ICRC shares this moment of joy with the families who met their loved ones after more than 10 years. We also thank the authorities in Sana'a and the Government of Pakistan for their support in making this reunion possible"*, said Reto Stocker, head of ICRC delegation in Pakistan, while receiving the repatriated Pakistanis at the Islamabad airport.

The ICRC strives to connect people to their loved ones who have lost their contacts during disasters, migration or violence and where possible help them reunite with their families.

یمن میں محصور سات پاکستانیوں کی وطن واپسی

11 فروری 2017 کو یمن میں محصور سات پاکستانیوں کو وطن واپسی لا کر ان کے خاندانوں کے ساتھ ملوایا گیا۔ آئی سی آرسی نے حکومت پاکستان کی وزارت خارجہ امور کی درخواست پر ان پاکستانیوں کی واپسی کے لیے سہولت کار کا کردار ادا کیا۔ واپس آنے والوں میں سے ایک کے بھائی، اصغر علی نے کہا کہ "ہمیں اپنی خوشی اور جذبات کے اظہار کے لئے الفاظ نہیں مل رہے۔ یمن سے موصول ہونے والی خبروں کی وجہ سے ہم اس کی زندگی کے لیے بہت پریشان تھے۔" میران بلوچ نے بھی اپنے چچا سے ملاقات کے بعد ایسے ہی خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "اتنے سالوں بعد اپنے چچا کی واپسی پر میں اللہ پاک کا بہت شکر گزار ہوں۔ یہ دکھ کو بھلا دینے کا اور خوشی کا وقت ہے۔ اب میں انہیں دوبارہ جانے نہیں دوں گا۔"

بین الاقوامی پانیوں کی مقررہ حدود کو پار کرنے والے ان سات پاکستانی ماہی گیروں کو صنعا کی مرکزی جیل سے رہا کیا گیا۔ یمن میں موجود جیلوں کے معمول کے دورے کے دوران آئی سی آرسی کے عملے کی ان افراد سے اپریل 2016 میں پہلی بار ملاقات ہوئی۔ آئی سی آرسی، پاکستان کے سربراہ، ریٹو سٹاکر نے واطن واپس آنے والے ماہی گیروں کا اسلام آباد ائرپورٹ پر استقبال کرتے ہوئے کہا کہ "خوشی کے اس موقعہ میں آئی سی آرسی ان خاندانوں کے ساتھ شریک ہے جنہیں 10 سال بعد اپنے پیاروں سے ملنا نصیب ہوا ہے۔ ہم صنعا جیل کے عہدیداران اور حکومت پاکستان کے بھی شکر گزار ہیں جن کی وجہ سے یہ کامیابی ممکن ہوئی۔"

آئی سی آرسی قدرتی آفات، ہجرت یا انتشار کے نتیجے میں بچھڑنے والے افراد کو واپس اپنے پیاروں سے ملانے کے لیے ہر ممکن سہولت فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔

Amsal Naeem-MT/ICRC

MANAGING MORTAL REMAINS IN EMERGENCIES

ہنگامی حالات میں انسانی باقیات کا بندوبست

Pakistan hosted the first ever International Course on the Management of the Dead in Emergencies, organized by the ICRC from August 1st to 5th 2016. Twenty-four participants were in attendance from Afghanistan, Ecuador, Hong Kong, Indonesia, Iran, Lebanon, Nepal, Pakistan, Philippines, South Africa, Sri Lanka, Tunisia and Vietnam. The course brought together first responders and forensic specialists from these13 countries in a multidisciplinary training environment. The experts from around the world participated enthusiastically in table-top and field exercises designed to simulate actual emergency scenarios. Interactive discussions, group work and country presentations also encouraged participants to interactively share their expertise and experiences. Particularly, it was a great opportunity for participants from Pakistan to share with their international counterparts, the experiences and best practice which the country has adopted while coping with recurrent natural and man-made disasters.

The course was professionally evaluated by Dr. Philip Beh, who is a South Asian forensic expert from the University of Hong Kong. Commenting on the course, he said, "The practical sessions and real-life simulation were of the highest possible standard and offered a very rich medium for allowing participants to assimilate and reflect on their understanding of the messages from the lectures. It also instilled upon participants the importance of team work, inter-disciplinary communication and cooperation in such situations." The event was widely covered by the media.

Hosting of an International Course is the first step in establishing a resource centre in the Management of the Dead in Pakistan. A 2nd International Course will take place from May 15 to 19, 2017 in Islamabad.

پاکستان نے یکم تا 5 اگست 2016 ہنگامی حالات میں مردہ افراد کی باقیات کی تدفین کے انتظامات کے موضوع پر پہلے بین الاقوامی کورس کی میزبانی کی جس کا انتظام آئی سی آر سی نے کیا تھا۔ اس کورس میں افغانستان، ایکواڈور، ہانگ کانگ، انڈونیشیا، ایران، لبنان، نیپال، پاکستان، فلپائن، جنوبی افریقہ، سری لنکا، تیونس اور ویت نام سے چوبیس افراد نے شرکت کی اور اس کاوش کے نتیجے میں 13 مما لک سے ابتدائی امدادی کارکنوں اور فارنزک ماہرین ایک کثیر شعبہ جاتی تربیتی ماحول میں یکجا ہوئے۔ دنیا بھر کے ماہرین نے ٹیبل۔ ٹاپ اور فیلڈ کی مشقوں میں بھر پور گرم جوشی سے حصہ لیا۔ ان مشقوں کا مقصد ماہرین کو ہنگامی صورتحال میں پیش آنے والے مختلف حالات کے لیے تیار کرنا تھا۔ آپسی گفتگو، گروپ ورک اور اپنے ملک پر پریزنٹیشن کے ذریعے شرکاء کی حوصلہ افزائی کی گئی تا کہ وہ اپنے تجربات اور صلاحیتوں کا کھل کر اظہار کرسکیں۔ بالخصوص پاکستانی شرکاء کو اس کورس میں باقی مما لک سے تعلق رکھنے والے شرکاء کو اپنے تجربات کی روشنی میں ملک بھر میں قدرتی اور انسان کی پیدا کردہ آفتوں سے نمٹنے کے لیے نافذ العمل طریقہ کار کے متعلق بتانے کا موقع ملا۔

کورس کے معیار کو جانچنے کے لیے معروف جنوبی ایشیائی فرانزک ماہر ڈاکٹر فلپ بے کی خدمات حاصل کی گئی۔ کورس پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ "کورس کے دوران مکمل کی گئی مشقیں بہترین معیار کی تھیں جن کی وجہ سے شرکاء کو لیکچرز میں فراہم کی گئی معلومات سمجھنے میں بھر پور مدد حاصل ہوئی۔ شرکاء کو ٹیم ورک، شعبہ جات کے مابین روابط اور تعاون کی اہمیت کا بھی اندازہ ہوا۔" تقریب کو میڈیا نے بھی وسیع پیمانے پر کوریج فراہم کی۔

یہ کورس پاکستان میں مردہ افراد کی کی تدفین کے انتظامات کے لئے ریسورس سنٹر کے قیام کی جانب پہلا قدم ہے اور اسی سلسلے کا دوسرا کورس 15 تا 19 مئی، 2017 تک اسلام آباد میں منعقد کیا جائے گا۔

Management of the Dead in Emergencies (July-December 2016)

- 09 sponsorships were given to attend specialized forensic courses; the Indo-Pacific Association of Legal Medicine and Sciences Conference and the 1st South Asian Regional Conference on the Management of the Dead in Emergencies.
- Donation of a human remains kit to recover dead bodies from the PK 661 air crash; embalming equipment and chemicals were also made available to the authorities along with 300 copies of Management of the Dead manuals.
- Assistance to the National Disaster Management Authority on development of National Guidelines on the Management of the Dead in Emergencies.
- Support was given to the documentation procedure for unidentified bodies at the Edhi Foundation mortuary in Karachi, the largest in Pakistan.
- Additionally an embalming course was conducted in December 2016 in Karachi for the staff of Edhi Mortuary and Rawalpindi Medical College.

ہنگامی حالات میں لاشوں کی تدفین کے انتظامات (جولائی تا دسمبر 2016)

* ہنگامی حالات میں لاشوں کے اتلاف کے موضوع پر ہونے والے پہلے جنوبی ایشیائی علاقائی کانفرنس اور Indo-Pacific Association of Legal Medicine and Sciences Conference جیسے ماہرانہ فرانزک کورسز میں شرکت کے لیے ۹ سپانسرشپس دی گئیں۔
* PK661 طیارہ حادثے میں جاںبحق ہونے والے افراد کی لاشوں کی شناخت اور محفوظ کرنے کے لیے حکام کو کٹس، متعلقہ سامان اور کیمیکلز فراہم کیے گئے۔ "ہنگامی حالات میں لاشوں کا اتلاف" کے عنوان سے 300 راہنما کتابچہ بھی دیے گئے۔
* ہنگامی حالات میں لاشوں کی تدفین کے انتظامات کے لیے قومی گائیڈ لائنز مرتب کرنے کے لیے نیشنل ڈزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کو مدد فراہم کی گئی۔
* نامعلوم افراد کی لاشوں کے دستاویزات تیار کرنے کے طریقہ کار میں بہتری کے لیے کراچی میں واقع ایدھی فاؤنڈیشن کے زیرِ انتظام اور پاکستان کے سب سے بڑے مردہ خانے کو مدد فراہم کی گئی۔
* راولپنڈی میڈیکل کالج اور ایدھی فاؤنڈیشن کے مردہ خانے کے عملے کے لیے دسمبر 2016 میں کراچی میں کورس منعقد کیا گیا۔

CLINICAL MODULE ON THE MANAGEMENT OF THE WEAPON WOUNDED PATIENTS

Since the 1980s, the ICRC has been accumulating experience in the niche of managing patients with weapon wounds and has shaped this knowledge into a university module. The ICRC in Pakistan has made efforts to introduce the module here for post graduate trainees in surgery and allied fields. For this purpose, the ICRC signed a Memorandum of Understanding with Isra University in 2016. Two Courses – of five days each - were conducted in July and November 2016. Senior ICRC surgeons from Switzerland taught the courses with support from faculty of Isra University, Islamabad Campus. These two courses, first of their kind in the whole of Asia, were hailed by all and the feedback from the sixty participants who attended the courses was encouraging for the ICRC which led it to plan the similar courses for 2017.

MAKING COMMUNITIES MORE RESILIENT – PAKISTAN RED CRESCENT

PRC, with technical and financial support from ICRC, is delivering First Aid (FA) training courses in 90 districts of Pakistan. This was a big shift from the traditional model, prior to 2016, of building capacity mostly in the provincial headquarters (PHQ), towards a more grass roots approach which concentrates on schools, colleges and other institutions including those in remote areas.

District FA trainers (DFAT) were recruited and trained, then tasked to conduct 5 courses each month in their area. This national program relies on the support of PRC provincial teams and is delivered in coordination and collaboration with respective education departments.

This new model enhanced the outreach of the FA program with a greatly increased number of people being equipped with essential lifesaving skills and in a vastly greater geographical area. DFATs typically visit different schools in their locality to provide 2-day basic FA training sessions. DFATs have been equipped with a training kit, communication materials, certificates, pictorial flip charts and, recently, a tablet computer for dashboard reporting. This dashboard system allows real time remote monitoring and reporting from the field which helps the provincial coordinators and national managers to give their timely feedback on the work as well as keep a close contact with their DFATs. Educational institutions and communities have become increasingly receptive towards the program, and are themselves asking for training to be conducted in their premises. This increasing demand, along with positive testimony and feedback, are strong indicators that PRC is delivering a service that has value. In 2016, PRC trained over 75,000 people (including more than 20,000 women) in 2,855 courses.

ہتھیاروں سے زخمی ہونے والے مریضوں کے علاج پر تربیتی نصاب

1980 کی دھائی سے آئی سی آرسی نے ہتھیاروں سے زخمی ہونے والے افراد کے علاج پر حاصل کیے گئے تجربہ اور معلومات کی روشنی میں ایک مفصل تعلیمی نصاب تیار کیا۔ آئی سی آرسی سرجری اور متعلقہ شعبہ جات میں موجود پوسٹ گریجویٹ کی سطح کے طلباء کو اس نصاب سے متعارف کروانے کے لئے کوشاں ہے۔ اس سلسلے میں آئی سی آرسی اور اسرا یونیورسٹی کے مابین مفاہمت کی یاداشت پر 2016 میں دستخط ہوئے اور پانچ پانچ دن کے دو کورس جولائی اور نومبر میں منعقد کیے گئے۔ سوئٹزرلینڈ سے تعلق رکھنے والے آئی سی آرسی کے سینئر سرجنز نے یہ کورس مقامی یونیورسٹی کے اساتذہ کے ساتھ مل کر اسرا یونیورسٹی، اسلام آباد کیمپس میں مکمل کیے۔ یہ دونوں ایشیاء میں اپنی نوعیت کے پہلے کورسز تھے اور انہیں مستفید ہونے والے شرکاء سے بے حد پیزیرائی ملی جس کے نتیجہ میں آئی سی آرسی نے 2017 میں ایک مرتبہ پھر ان کورسز کے انعقاد کا فیصلہ کیا۔

ہلال احمر پاکستان (پی آرسی) حادثات سے نمٹنے کے لیے مقامی آبادیوں کی صلاحیتوں میں اضافے کے لیے کوشاں

پاکستان ہلال احمر آئی سی آرسی سے ملنے والی مالی اور تکنیکی مدد سے پاکستان کے 90 اضلاع میں ابتدائی طبّی امداد (فرسٹ ایڈ) کے تربیتی کورس منعقد کر رہی ہے۔ یہ کورسز مقامی افراد کی صلاحیت میں بہتری لانے کے لیے 2016 سے قبل موجود طریقہ کار اور ماڈل سے بالکل مختلف ہیں۔ پہلے زیادہ کام صوبائی ہیڈ کواٹر میں کیا جاتا تھا تاہم اب اس پروگرام میں پسماندہ علاقوں میں نچلی سطح کے سکولوں، کالجوں اور دیگر اداروں پر توجہ دی گئی ہے۔

ابتدائی طبّی امداد کے ضلعی تربیت کاروں کی تقرری اور تربیت کے بعد انہیں اپنے متعلقہ علاقوں میں ہر ماہ پانچ تربیتی کورس کروانے کے لیے ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ اس قومی پروگرام کی کامیابی کا دارومدار پی آرسی کی صوبائی ٹیموں سے ملنے والے تعاون پر ہے اور اس پر عملدرآمد محکمہ تعلیم کے تعاون کے بعد ممکن ہوتا ہے۔

اس نئے ماڈل سے ایک بڑا جغرافیائی رقبہ اور عوام کی ایک بہت بڑی تعداد مستفید ہوئی اور اب زیادہ سے زیادہ افراد مہارت حاصل کر کے اپنی اور دوسروں کی زندگیاں بچا سکتے ہیں۔ ضلعی تربیت کار عام طور پر اپنے علاقہ میں موجود مختلف اسکولوں کا دورہ کرتے ہیں اور دو دن کی بنیادی ابتدائی طبّی امداد پر ٹریننگ دیتے ہیں۔ اِن تربیت کاروں کو تربیتی کٹ، رابطہ قائم کرنے کا سامان، سرٹیفکیٹس، پکٹوریئل فلپ چارٹس اور ڈیش بورڈ رپورٹنگ کے لیے ٹیبلٹ کمپیوٹر بھی فراہم کیے جاتے ہیں۔ ڈیش بورڈ رپورٹنگ کی مدد سے قومی منیجر اور صوبائی کوآرڈینیٹرز اِن تربیت کاروں کے کام کا براہ راست جائزہ لے سکتے ہیں اور ان سے رابطے میں رہتے ہوئے اپنی آرا سے آگاہ کر سکتے ہیں۔ تعلیمی ادارے اور مقامی آبادیوں میں یہ پروگرام مقبول ہو چکا ہے اور اب وہاں کے رہنے والے خود اپنے علاقہ میں تربیتی پروگرام کے انعقاد کی خواہش کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اس بڑھتی ہوئی مانگ اور موصول ہونے والی مثبت آرا سے واضح ہے کہ پی آرسی ایک گرانقدر خدمت مہیا کر رہی ہے۔ 2016 میں 2,855 کورسز کی مدد سے PRC نے 75,000 سے زائد افراد کو تربیت فراہم کی جن میں 20,000 سے زیادہ خواتین شامل ہیں۔

MAKING KARACHI SAFER FOR HEALTHCARE – MIDTERM RESULTS OF HEALTHCARE IN DANGER PROJECT

Achievements

- A media campaign was carried out in March 2016 in Karachi to sensitise the public on the need to give the right of way to ambulances in traffic. The campaign resulted in 16% improvement in behaviour of motorists towards ambulances.
- Training manuals on de-escalation of violence in healthcare facilities and caring for the victims of such violence were developed in English and Urdu. In pilot phase, around 500 health professionals from various hospitals of Karachi participated.
- A curriculum on prevention and management of violence in healthcare settings for medical college students was developed as well.
- Tools for assessment of hospital safety were developed and applied to selected facilities in Karachi.
- The ICRC and its partners in Karachi finalized the piloting and impact assessment of their training program on de-escalation of violence in healthcare settings.

After more than a year following the formal launch of the results of the Health Care in Danger research study in November 2015, the ICRC and its partners decided to share the progress of the project and the way forward with the public. A ceremony was organized on 10 December 2016 in Karachi which was co-hosted by the ICRC and the Department of Health, Government of Sindh. Health Minister Sindh, Dr Sikandar Mandhro was the chief guest. The event was attended by the representatives of hospitals, law enforcement agencies, ambulance service providers, ICRC partners and the media. For those who do not know, the ICRC is running the Health Care in Danger project aiming to address the issue of violence against healthcare staff, facilities and transport. The project partners include APPNA Institute of Public Health of Jinnah Sindh Medical University, Jinnah Postgraduate Medical Centre, Edhi Foundation, Aman Foundation and Indus Hospital.

Adil Shehryar-MT/ICRC

Adil Shehryar-MT/ICRC

شعبہ صحت کے لیے کراچی کو محفوظ تر بنانا۔ پراجیکٹ "طبّی امداد خطرے میں" کے وسط مدتی نتائج

کامیابیاں

- 2016 میں کراچی میں ایمبولینس کو راستہ دینے کے موضوع پر عوام کی آگاہی کے لیے میڈیا مہم چلائی گئی۔ اسکے نتیجے میں 16 فیصد موٹر کار سواروں کے برتاؤ میں بہتری دیکھی گئی۔
- طبّی اداروں میں تشدد پر قابو اور اس کی شدت میں کمی لانے کے لیے اور متاثرہ افراد کی دیکھ بھال پر انگریزی اور اردو زبانوں میں تربیتی کتابچے تیار کیے گئے۔ ابتدائی مرحلے میں کراچی کے مختلف ہسپتالوں سے 500 سے زائد ماہرین صحت نے شرکت کی۔
- طبّی اداروں میں تشدد کے تدارک اور اس پر قابو پانے کے لیے میڈیکل کالج کے طلباء کے لیے بھی نصاب تشکیل دیا گیا۔
- ہسپتالوں میں موجود حفاظتی سہولیات کو جانچنے کے لیے اقدامات مرتب کیے گئے اور چند منتخب اداروں میں استعمال میں لائے گئے۔
- آئی سی آر سی نے کراچی میں اپنے پارٹنرز کے ساتھ طبّی اداروں میں تشدد پر قابو پانے کے لیے تربیتی پروگرام کا آغاز کیا اور اس کے اثرات کا جائزہ لیا۔

شعبہ صحت کے خلاف تشدد پر کی جانے والی تحقیق کے نتائج کا نومبر 2015 میں باضابطہ اجراء کے ایک سال سے زیادہ عرصے کے بعد آئی سی آر سی اور اس کے پارٹنرز نے پراجیکٹ کی پیش رفت اور آگے کی حکمت عملی کے بارے میں معلومات عوام تک پہنچانے کا فیصلہ کیا۔ 10 دسمبر 2016 کو کراچی میں ایک تقریب منعقد کی گئی جس کا انتظام آئی سی آر سی اور شعبہ صحت، حکومت سندھ نے مشترکہ طور پر کیا۔ تقریب کے مہمان خصوصی سندھ کے وزیر صحت ڈاکٹر سکندر مندھرو تھے اور تقریب میں ہسپتالوں، قانون نافذ کرنے والے اداروں، ایمبولینس سروسز اور میڈیا کے نمائندوں نے شرکت کی۔ لوگوں کے علم کے لیے یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ آئی سی آر سی ہیلتھ کیئر ان ڈینجر (طبّی امداد خطرے میں) کے نام سے پراجیکٹ چلا رہی ہے جس کا مقصد صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے افراد اور وسائل کے خلاف پر تشدد کاروائیوں جیسے مسئلے کا حل تلاش کرنا ہے۔ اس پراجیکٹ کے پارٹنرز میں "اپنا انسٹیٹوٹ آف پبلک ہیلتھ، جناح سندھ میڈیکل یونیورسٹی"، "جناح پوسٹ گریجیوٹ میڈکل سنٹر"، "ایدھی فاؤنڈیشن"، "امن فاؤنڈیشن" اور "انڈس ہسپتال" شامل ہیں۔

Rabia Tabassum/ICRC

ICRC

ICRC

ICRC VICE PRESIDENT VISITED PAKISTAN

ICRC Vice President Christine Beerli paid a short visit to Pakistan during the month of December 2016. In Karachi, she visited the ICRC supported physical rehabilitation centre at Indus Hospital Karachi where she toured the facility, met with staff and interacted with patients to understand the delivery of the services. She also visited the Edhi Foundation headquarters in Karachi and was fascinated with their unconditional philanthropic spirit. Mr Faisal Edhi briefed the Vice President about the Edhi Foundation's activities and collaboration with the ICRC. She also paid homage to late Abdul Sattar Edhi for establishing an exemplary structure of philanthropy for the country.

On her second day in Pakistan, Ms Beerli travelled to Peshawar. The visit started with the Paraplegic Centre Peshawar where patients and staff warmly welcomed her. She also went to the biggest partner of the ICRC in the field of physical rehabilitation, Pakistan Institute of Prosthetic and Orthotic Sciences, met with students and staff and had a tour of the facility. The final call of the day was to Lady Reading Hospital. "LRH" is the largest hospital of KPK and a key ICRC partner in the field of health. She had a thorough visit of Accident and Emergency Department and was briefed on the joint activities of the hospital with ICRC. She spent her last day in Islamabad, visiting CHAL Foundation, another ICRC partner in physical rehabilitation, and the national headquarters of Pakistan Red Crescent. She also paid a courtesy call at the Ministry of Foreign Affairs before concluding her visit in Pakistan.

آئی سی آر سی کی نائب صدر کا دورہ پاکستان

آئی سی آرسی کی نائب صدر کرسٹین بیرلی نے دسمبر 2016 میں پاکستان کا مختصر دورہ کیا۔ کراچی میں وہ انڈس ہسپتال میں آئی سی آرسی کے تعاون سے چلنے والے جسمانی بحالی سنٹر گئیں ۔ وہاں انہوں نے سہولیات کا معائینہ کیا، عملے سے ملاقات کی اور مہیا کی جانے والی طبّی خدمات کے متعلق مریضوں سے معلومات حاصل کیں۔ انہوں نے کراچی میں ایدھی فاؤنڈیشن کے ہیڈ کواٹر کا بھی دورہ کیا اور ادارے کے انسانیت کی فلاح کے جذبے اور مہیا کی جانے والی غیر مشروط خدمات کو سراہا۔ فیصل ایدھی نے آئی سی آرسی کے ساتھ ایدھی فاؤنڈیشن کی سرگرمیوں اور تعاون کے بارے میں نائب صدر کو بریفنگ دی۔ مس بیرلی نے جناب عبدالستار ایدھی (مرحوم) کی مثالی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے انہیں خراج تحسین پیش کیا۔

اپنے دورے کے دوسرے دن مس بیرلی پشاور پہنچیں۔ پشاور میں وہ سب سے پہلے پیراپلیجک سنٹر گئیں جہاں موجود مریضوں اور عملے نے ان کا پرجوش استقبال کیا۔ وہ جسمانی بحالی کے شعبہ میں آئی سی آرسی کے سب سے بڑے پارٹنر پاکستان انسٹیٹوٹ آف پراستھیٹک اینڈ آرتھوٹک سائنسز کے دفتر بھی گئیں اور وہاں طلبا اور عملے سے ملاقات کی اور موجود سہولیات کا جائزہ لیا۔ پشاور کے دورے کے اختتام پر انہوں نے خیبر پختونخوا کے سب سے بڑے ہسپتال اور آئی سی آرسی کے اہم پارٹنر لیڈی ریڈنگ ہسپتال کا دورہ کیا اور وہاں شعبہ حادثات کا جائزہ لیا جس کے بعد انہیں دونوں اداروں کی مشترکہ سرگرمیوں کے متعلق بریفنگ دی گئی۔ پاکستان میں ان کے دورے کا آخری دن اسلام آباد میں ہلال احمر پاکستان اور جسمانی بحالی کے شعبہ میں آئی سی آرسی کے ایک اور اہم پارٹنر چل فاؤنڈیشن کے دفتر میں گزرا۔ اس کے علاوہ دورہ مکمل کرنے سے پہلے وہ وزارت خارجہ کے دفتر بھی گئیں۔

Rabia Tabassum/ICRC

BLACK MARKETER TO A COMMUNITY ACTIVIST

Irfanullah is from Bajaur agency of the Federally Administered Tribal Areas (FATA) of Pakistan. He used to gather and sell ordnance scrap to rogue dealers who used to pay him a competitive price among other buyers. It was his only source of income. He recalls the old times, *"For me, this was a risky business as I had some perception of the danger, but I used to suppress my fears about the gravity of the situation"*.

One fine day while visiting his relatives, by chance, he attended a gathering of some local people who were listening to orientation session on risky behaviours by men, women and children in those areas. This was being delivered by Pakistan Red Crescent. He was introduced to a program called *"Community Based Risk Education"*. The speakers told the audience and showed pictures that items similar to the ones he was scavenging for were actually a cause for gruesome injuries and deaths. It was there that he realized that all this time he was unknowingly putting his and others' lives in danger. According to IrfanUllah, listening to those stories of how others had become victims from these seemingly harmless items made him decide there and then to take every possible step to avoid endangering the lives of others and of his own.

One day he was crossing a stream on his way home when he saw something strange next to that stream. He realized that he had just discovered a landmine on this path which was frequented by his fellow villagers. Following what he had learned in the risk education session, he contacted the nearest military post and informed the person in-charge about the object he had seen. When the team reached the location it was confirmed that the object was an anti-personal landmine with lethal potential. They immediately defused the mine. An army officer commended him for courage and commitment.

Pakistan Red Crescent

This event strengthened his new conviction and Irfanullah felt remorse for his past involvement in the trade of such awful items of death and injury. Since then he has taken it upon himself to spread the awareness of the risks of mines and other unexploded items among the villagers so that they do not become the victim of these silent killers.

بلیک کاروبار سے سماجی کارکن تک

عرفان اللہ کا تعلق باجوڑ ایجنسی سے ہے جو کہ پاکستان میں وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات (فاٹا) کا حصہ ہے۔ وہ دھماکہ خیز مواد کے ٹکڑے جمع کر کے غیر قانونی عناصر کو کم قیمت پر بیچا کرتا تھا۔ یہ اس کی آمدنی کا واحد ذریعہ تھا۔ وہ گزرے وقت کو یاد کرتے ہوئے بتاتا ہے "یہ ایک خطرناک کاروبار تھا اور مجھے اس بات کا اندازہ بھی تھا لیکن میں سنگین نتائج کا خوف ذہن سے نکال دیتا تھا۔"

During July-December 2016, more than 52,000 people including 5,250 displaced were sensitized on the dangers of unexploded ordnance and mines in KP, FATA and Pakistan-administered Kashmir by ICRC supported PRC teams.

آئی سی آر سی کے تعاون سے جولائی اور دسمبر 2016 کے دوران ہلال احمر پاکستان کی ٹیموں نے خیبر پختونخوا، فاٹا اور پاکستانی زیر انتظام کشمیر میں 52,000 سے زائد افراد (جن میں تقریباً 5,250 بے گھر افراد بھی شامل تھے) کو غیر تباہ شدہ دھماکہ خیز مواد اور بارودی سرنگوں سے لاحق خطرات پر آگاہی فراہم کی۔

پھر ایک دن جب عرفان اللہ اپنے کچھ رشتہ داروں سے ملنے گیا تو اتفاقاً اسے ایک محفل میں شرکت کا موقع ملا جہاں مرد حضرات، عورتوں اور بچوں کے خطرناک رویوں کے موضوع پر آگاہی سیشن چل رہا تھا جو پاکستان ہلال احمر نے منعقد کیا تھا۔ وہاں اسے "کمیونٹی بیسڈ رسک ایجوکیشن (CBRE)" نامی پروگرام سے متعارف کروایا گیا۔ مقررین نے بالکل اسی مواد سے ملتی جلتی چیزوں کی تصاویر کے ذریعے کہ جو عرفان اللہ جمع کیا کرتا تھا سامعین کو آگاہ کیا کہ کیسے یہ مواد خطرناک زخموں اور اموات کی وجہ بنتا ہے۔ یہ وہ موقع تھا کہ جب عرفان اللہ کو احساس ہوا کہ وہ انجانے میں اپنی اور دوسروں کی زندگیاں داؤ پر لگاتا چلا آرہا تھا۔ عرفان اللہ نے ایسے افراد کی کہانیاں سن کر کہ جن کی زندگیاں بظاہر بے ضرر دکھنے والے مواد کی وجہ سے برباد ہوئیں۔ اس نے وہیں فیصلہ کیا کہ وہ دوبارہ اپنی اور دوسروں کی زندگی خطرے میں نہیں ڈالے گا۔

ایک دن گھر جاتے اس نے ندی کے قریب واقع عام گزرگاہ کے پاس ایک عجیب چیز دیکھی۔ غور کرنے پر اسے معلوم ہوا کہ وہاں ایک بارودی سرنگ موجود تھی۔ عرفان اللہ نے آگاہی سیشن میں دی گئی معلومات پر عمل کرتے ہوئے فوراً قریبی فوجی چوکی کے انچارج کو بارودی سرنگ کے بارے میں مطلع کیا۔ متعلقہ ٹیم نے موقعہ پر پہنچ کر اس بات کی تصدیق کی کہ وہاں حقیقتاً ایک ایسی بارودی سرنگ موجود تھی کہ جو عام شہریوں کے لیے جان لیوا ثابت ہوسکتی تھی۔ لہٰذا انہوں نے فوری طور پر بارودی سرنگ کو ناکارہ بنایا اور وہاں موجود ایک فوجی افسر نے عرفان اللہ کے عزم و حوصلے کی تعریف کی۔ اس سارے واقعہ نے عرفان اللہ کے نئے عزم کو تقویت بخشی اور اسے اس بات کا افسوس ہوا کہ وہ ماضی میں خوفناک مواد کی تجارت میں ملوث رہا۔ تب سے عرفان اللہ نے اپنے گاؤں والوں کی حفاظت کے پیشِ نظر غیر تباہ شدہ دھماکہ خیز مواد اور بارودی سرنگوں پر آگاہی پھیلانے کا کام شروع کر رکھا ہے۔

Support to Pakistan Red Crescent (July-December 2016)

- PRC KP and FATA organized training on "Volunteering in Emergency" for volunteers from district and agency branches.
- PRC trained and equipped 08 newly formed Community Disaster Response Teams. In Bajaur, 200 hygiene kits were distributed to the community.
- Over 58,000 people have been introduced to basic First Aid during 2,192 courses in 88 districts.
- PRC completed a baseline survey in Punjab and trained 15 RFL reporters there on attitudinal change for health care providers as part of their HCiD programme.

پاکستان ہلال احمر سے تعاون (جولائی تا دسمبر 2016)

* ہلال احمر پاکستان کے پی اور فاٹا کے زیر اہتمام "ہنگامی حالات میں رضا کارانہ خدمات" کے عنوان سے ضلعی اور ایجنسی کی شاخوں کے رضا کاروں کے لیے تربیتی پروگرامز منعقد کیے گئے۔
* پاکستان ہلال احمر نے 8 نئی کمیونٹی ڈزاسٹر رسپانس ٹیموں کو تربیت اور ضروری سامان مہیا کیا اور باجوڑ ایجنسی میں 200 ہائیجین کٹس تقسیم کیے گئے۔
* 88 اضلاع میں 58,000 افراد کو 2,192 کورسز کے ذریعے بنیادی ابتدائی طبی امداد کے متعلق آگاہی فراہم کی گئی۔
* پاکستان ہلال احمر نے پنجاب میں بیس لائن سروے مکمل کیا اور خاندانی روابط کی بحالی کے 15 رپورٹرز کو پروگرام "طبی امداد خطرے میں" کے تحت صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے افراد کے ساتھ رویوں میں تبدیلی کے موضوع پر تربیت فراہم کی۔

OPERATIONAL UPDATES
JULY-DEC 2016

Restoring Family Links

- The ICRC organized 308 video/phone calls between detainees abroad and their families in Pakistan, benefiting 151 families. 04 families were facilitated to visit their detained relatives in Afghanistan.
- Jointly with the PRC, the ICRC transmitted 113 oral and written family news and handled 218 tracing cases, mostly cross-border, to locate loved ones. Three Pakistani children were successfully reunified with their families within Pakistan and 10 video/phone calls were facilitated for minors in shelter homes with their families in Pakistan and abroad.
- With ICRC support, the PRC provided psychological first aid for 62,938 patients and their families and 703 free phone calls.

Promoting International Humanitarian Law (IHL)

- Conducted 19 dissemination sessions on IHL involving more than 600 individuals from Pakistan Armed Forces.
- 09 officers from Pakistan Armed Forces were sponsored to attend IHL related events in Switzerland and Italy.
- 02 information sessions were held at University of AJK and Isra University with around 150 students and law teachers.
- One IHL resource centre, named after ICRC founder Henry Dunant, was donated to the University of AJK.
- Round table was organized for 22 law teachers to discuss 'Conduct of Hostilities in an Armed Conflict'.
- 9th National Henry Dunant Moot Court competition was attended by 75 students and teachers while two teams were sent to regional round in Nepal.
- ICRC launched a Scholarship Program for LLM students. This scholarship is supporting 06 students at International Islamic University, Islamabad.
- ICRC delivered a 02-day IHL certificate course at Lahore University of Management Sciences (LUMS) for 26 law teachers from across Pakistan.
- The ICRC, for the first time, launched an internship program in Pakistan.
- An official from the Ministry of Law and Justice was sent to Colombo, Sri Lanka for Legislative Drafting Workshop on IHL.
- 04-day Regional Islam-IHL training course was organized in Islamabad for Islamic Studies professors from Pakistan and Afghanistan.
- 13 information sessions on ICRC activities were conducted, attended by 560 people.

عملی سرگرمیوں پر ایک نظر-
جولائی تا دسمبر 2016

خاندانی روابط کی بحالی

* آئی سی آرسی نے بیرونِ ملک پاکستانیوں کی ان کے پاکستان میں مقیم رشتہ داروں کے ساتھ 308 ویڈیو/فون کالز کا انتظام کیا۔ اس اقدام سے 151 خاندان مستفید ہوئی۔ 4 خاندانوں کی افغانستان میں قید رشتہ داروں سے ملاقات کروائی گئی۔
* آئی سی آرسی اور بلال احمر پاکستان نے مل کر قیدیوں تک ان کے خاندان کی زبانی یا تحریری 311 خبریں پہنچائیں۔ اس کے علاوہ گمشدگی کے 218 کیس حل کیے جن میں سے زیادہ تر کا تعلق سرحد پار سے تھا۔ اسی طرح گمشدہ رشتہ داروں کو ڈھونڈنے اور ان کے مابین رابطہ قائم کرنے میں مدد فراہم کی۔ 3 پاکستانی بچوں کو ان کے خاندانوں کے ساتھ ملوایا گیا اور شیلٹر ہومز میں موجود گمشدہ بچوں کے لیے 10 ویڈیو/فون کالز کا انتظام کیا گیا۔
* آئی سی آرسی کی مدد سے بلال احمر پاکستان نے 62,938 مریضوں اور ان کے خاندان والوں کو ابتدائی نفسیاتی طبی امداد فراہم کی۔

بین الاقوامی قانونِ انسانیت (آئی ایچ ایل) کا فروغ

* آئی سی آرسی نے پاکستان کی مسلح افواج کے 600 سے زائد افراد کے لیے بین الاقوامی قانونِ انسانیت پر آگاہی سیشنز منعقد کیے۔
* آئی سی آرسی نے سویٹزرلینڈ اور اٹلی میں آئی ایچ ایل پر ہونے والی تقریبات میں شرکت کے لیے مسلح افواج کے 9 افسران کی مالی معاونت کی۔
* 150 طلبا اور اساتذہ کے لیے آزاد جموں وکشمیر یونیورسٹی اور اسرا یونیورسٹی میں دو معلوماتی سیشنز منعقد کیے گئے
* آئی سی آرسی کے بانی ہنری ڈیوناں سے منسوب ایک آئی ایچ ایل ریسورس سنٹر اے جے کے یونیورسٹی کو عطیہ کیا گیا۔
* ''کنڈکٹ آف ہاسٹلیٹیز اِن آرمڈ کانفلکٹ'' کے عنوان سے شعبہ قانون کے 22 اساتذہ کے لیے راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔
* نویں نیشنل ہنری ڈیوناں موٹ کورٹ مقابلہ میں 75 طلبا اور اساتذہ نے شرکت کی جب کہ ریجنل راؤنڈ میں شرکت کے لیے دو ٹیمیں نیپال بھیجی گئیں۔
* LLM کے طلبا کے لیے آئی سی آرسی نے سکالرشپ پروگرام کا آغاز کیا۔ اس پروگرام کے تحت بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں 6 طلباء کی معاونت کی جا رہی ہے۔
* آئی سی آرسی نے پاکستان بھر سے شعبہ قانون کے 26 اساتذہ کے لیے لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز (LUMS) میں آئی ایچ ایل پر دو روزہ سرٹیفکیٹ کورس کا منعقد کیا۔
* آئی سی آرسی نے پاکستان میں پہلی مرتبہ انٹرنشپ پروگرام کا آغاز کیا۔
* وزارت قانون وانصاف کے ایک افسر کو آئی ایچ ایل پر ہونے والے لیجسلیٹیوڈ رافٹنگ ورک شاپ میں شرکت کے لیے کولمبو، سری لنکا بھیجا۔
* پاکستان اور افغانستان سے تعلق رکھنے والے اسلامیات کے پروفیسرز کے لیے اسلام اور بین الاقوامی قانونِ انسانیت پر چار روزہ علاقائی تربیتی کورس کا انعقاد اسلام آباد میں کیا گیا۔
* آئی سی آرسی کی پاکستان میں سرگرمیوں پر 13 معلوماتی سیشنز منعقد کیے گئے جن مین 560 افراد نے شرکت کی۔

To find out more follow us on **facebook.com/ICRCpk**

ICRC

ICRC ISLAMABAD DELEGATION
House 12, Street 83, G-6/4, Islamabad
T 051 2824780, F 051 8314788
E-mail: islamabad@icrc.org www.icrc.org
© ICRC, March 2017

Peshawar Sub-Delegation
40, Jamaluddin Afghani Road,
University Town, Peshawar
T 091 5841916